بسم الله الرحمن الرحیم

احمدیت کی دوسری صدی اور فقہا کو عمل کی ضرورت

ایک حدیث کے مطابق یہ ذکر ہے کہ نبی پاک ﷺ کی بعثت کے بعد پہلی صدی سب سے زیادہ فیض بخش ہوگی۔ پھر اُسکے بعد دوسری صدی کے مُتبعین فیض یافتہ ہوں گے اور علیٰ الترتیب تیسری صدی کے مُتبعین فیض پائیں گے۔ جماعت احمدیہ کیلئے بھی یُوں ہی ہوگا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

> حاشیہ
>
> یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی دو حدیں مقرر کر دی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ امت ضلالت سے محفوظ ہے جس کے اول میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ یعنی ایک طرف وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار روئیں ہے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے۔ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو اپنی امت میں داخل نہیں سمجھا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اس کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ غرض قرون ثلاثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے

روحانی خزائن جلد ۱۵۔ ص ۴۷۸

ہم سب احمدیت کی دوسری صدی کے درمیان میں ہیں اور حالت یہ ہے کہ جماعت کی لیڈرشپ خلافتِ ثالثہ کے وقت سے اسلام کے پہلے دور کی مثل اُموی اور عباسی ملوک خلفاء ہو چکی ہے۔ مزید یہ کہ عیسائیوں کے پوپ کی مانند جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے بالکل درست پیشگوئی کی تھی:

> اگر بندے خلیفہ چننے
> کے لئے اُن قوانین کی پابندی کریں گے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں تو وہ خلافت کامیاب ہوگی لیکن اگر نہیں کریں گے تو اگرچہ وہ خلیفہ تو بنالیں گے لیکن کامیاب نہیں ہونگے۔ یا پھر اُس خلیفہ کی حیثیت عیسائیوں کے پوپ کی طرح ہو جائے گی جس سے قوم کوئی حقیقی فائدہ نہیں اُٹھا سکے گی۔ مگر باوجود اِس کے ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔
> دنیا ان باتوں کو ہمیشہ بھول جاتی ہے حالانکہ یہ بات ہمیشہ اور بار بار ہوتی ہے۔ یہی چیزیں ہماری جماعت میں ہوتی ہیں اور آئندہ بھی ہونگی۔

انوار العلوم جلد ۱۸۔ ص ۲۴۶

مندرجہ بالا بیان کا ثبوت مندرجہ ذیل باتیں ہیں

۱۔ خلیفہ ثالث کا پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں نیز جماعت کے اندر یہ بیان کہ آئندہ قیامت تک کوئی امتی نبی نہیں آئیگا۔

۲۔ تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برعکس جماعت کے اندر اس عقیدہ کو پھیلانا کہ آئندہ صدی کے سر پر مجدد نہیں آیا کریں گے۔

۳۔ حضرت مصلح موعودؓ کے منظور کردہ قواعد انتخاب خلافت کی کھلی کھلی خلاف ورزی کر کے مطلوبہ درستیاں نہ کی گئیں اور ممبران کی فہرست کو update نہ کیا گیا اور اس طرح غیر مناسب اور غیر دیانت دارانہ انتخاب خلافت ۱۹۸۲ء اور ۲۰۰۳ء میں کیا گیا۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف دنیاوی سیاست میں شمولیت۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف love for all hatred for none slogan کو رواج دینا۔

۶۔ خلافت رابعہ میں جھوٹ پر مبنی تعداد بیعتوں کا ذکر ساری دنیا میں اشاعت کرنا۔

۷۔ خلیفہ رابع کا اس عقیدہ کو پھیلانا کہ غیر مسلم بھی اسلام قبول کیئے بغیر نجات حاصل کر سکتا ہے۔

۸۔ خلفیہ خامس کا اُموی ملوک کی طرح قسم دلا کر بیعت اطاعت لینا۔

۹۔ خلفاء کی تصاویر کی اسطرح اشاعت کرنا جو کہ عبادت کے زُمرے میں آتی ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُسے سختی سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۔ بچوں اور نوجوانوں کی brain washing کرنا کہ وہ نظام کے تو فدائی اور خلیفہ کی پرستش کریں بجائے اسکے کہ اُن کو اصل تعلیمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہرہ ور کیا جاوے۔

۱۱۔ طوعی چندوں کو لازمی شرح کیساتھ وصول کرنا۔

سو ایک سچائی سے پیار کرنے والا مومن ان حالات میں کیا کرے جبکہ ظاہری خلیفہ بد دیانتی سے منتخب کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ایسا خلفیہ اور اُسکا نظام یہ عادت بنا لیں کہ شریعت نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی پابندی نہیں کرنی۔

اس حالت کا جو کہ اسوقت نظام جماعت میں واقع ہو چکی، کیلیے حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ نے نہائت دانشمندانہ رہنما حل بیان کیا ہے جو حسب ذیل ہے:

بعد اس کے جب لوگوں میں کمی آگئی۔ تو صحابہؓ کے آخری اور تابعین کے ابتدائی زمانہ میں بادشاہ الگ ہو گئے اور معلم لوگ الگ۔ جو معلم اسلام کے تھے وہ فقہاء کہلائے۔ گویا ایک طرف بادشاہ تھے اور ایک طرف فقہاء جن کے ذمہ تعلیم کتاب اور تزکیہ یا احسان کا کام تھا۔ یہی اہل اللہ تھے۔ چونکہ ایک وقت میں دو خلفاء بیعت نہیں لے سکتے۔ اس لئے ان لوگوں نے بجائے بیعت کے کچھ نشان اپنی خدمت گزاری کے مقرر کر لئے۔

حقائق الفرقان جلد ۴۔ ص ۱۱۶

پس مخلص، متقی اور قابلیت رکھنے والے احمدی حضرات جو دُنیا میں ہیں، پر لازم ہے کہ وہ سچ کی آواز بلند کریں بغیر کسی خوف کے اور اِس خلاء کو پُر کریں جو نظام نے پیدا کر دیا ہے۔ دعائیں کرتے ہوئے اور اپنی ذاتی کوششوں سے اصل علم حاصل کریں اور دُعاؤں پر بہت زور دیں اور قرآن پاک، حدیث، سنت اور تعلیمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ اپنے گرد احمدی جماعتوں کو روحانی رہنمائی سے فیض یاب کریں مگر جماعت کے اتحاد کو متاثر نہ کریں نہ ہی علیحدہ چھوٹے گروپ بنائیں۔

وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا (سورۃ مریم آیت ۹۶)

ترجمہ:

اُن میں سے ہر ایک قیامت کے روز اللہ کے سامنے اکیلا آئے گا۔

اللہ تعالیٰ ایسے قابلیت رکھنے والے احمدیوں کے دلوں کو جلاء بخشے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل مشن جلد مکمل ہو سکے (آمین)

والسلام

انوار الحق